رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا واحد اخبار

نور

یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر محمد یوسف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ڈیڑھ روپیہ
" ششماہی " چودہ آنے
چندہ سالانہ سرپرستوں سے دس روپے
چندہ سالانہ امراء سے پانچ روپے
چندہ سالانہ ممالک غیر سے آٹھ شلنگ

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

جلد ۲۶	اخبار نور قادیان دار الامان مورخہ ۷ / مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۵ / ربیع الاول ۱۳۵۶ھ	نمبر ۱۸

اللہ کریم اِس بھائی کو اجرِ عظیم دے

ایک معزز بھائی جو اپنے پہلو میں تبلیغ کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں۔ وہ اپنے ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "پیارے بھائی محمد یوسف صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک سو پچاس روپیہ کی ناچیز رقم ارسال خدمت ہے۔ براہ کرم اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت، قرآن مجید کے گورمکھی اور ہندی تراجم سکھوں اور ہندوؤں اور اچھوت اقوام میں تقسیم فرما کر مشکور فرمائیں۔ آپ جس احسن رنگ میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہے ہیں اس کی ہم کوئی قدر نہیں کر سکتے۔ اللہ کریم ہی اجر دے سکتا ہے"۔ دوست اس معزز بھائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خداوند قدوس اسلام کے لئے اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والے اس دوست کو دین و دنیا کے حسنات سے سرفراز فرمائے۔ یہ صاحب احمدی جماعت سے وابستہ نہیں ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں ایسی بھی معقول پسند ہستیاں ہیں جو ہر کار خیر میں خواہ وہ کسی سے انجام پذیر ہو حوصلہ افزائی کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ آج باوجود اس انتشار اور پراگندگی کے ہندوستان کے مسلمانوں میں جو کچھ زندگی کی رمق پائی جاتی ہے۔ تو محض ایسے ہی معقول پسند اور اپنے پہلو میں ملتِ بیضا کے لئے درد مند دل رکھنے والی ہستیوں کے طفیل اس وقت اسلام پر جو سیاہ گھٹ ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بلا شبہ ایسے معقول پسند بھائیوں کا وجود افق پر امید کی سفید دھاریاں ہیں۔ جو اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ انشاء اللہ عنقریب ہی یہ سیاہ بادل پھٹ جائیں گے۔ خداوند تعالیٰ اس معزز بھائی کو اجر عظیم دے اور حسنات دارین سے مالا مال فرمائے۔ اس رقم سے پوتر جیون کی کچھ کاپیاں خواہشمند لوگوں کو بھیجی گئی ہیں جس کی فہرست آپ اسی اخبار میں صفحہ ۱۲ پر دیکھیں گے۔ ابھی اور گنجائش ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھیجیں۔ صرف محصولڈاک ہی خواہشمند لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔

گورمکھی سیرت جو ساڑھے پانچ سو صفحات کی ہے محصولڈاک صرف پانچ آنے۔ اور قرآن مجید گورمکھی اور ہندی تراجم جن کا حجم آٹھ سو ۸۰۰ صفحات اور بڑا سائز محصولڈاک تیرہ آنے فی کاپی۔

بہتر ہو کہ محصولڈاک ٹکٹوں کی صورت میں لفافہ کے ذریعہ بھیجا جائے اس سے آسانی رہے گی۔ جن شوقین احباب کی پہلے درخواستیں آئیں گیں۔ انہیں ترجیح ہوگی ❊

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام چودھری عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپ کر حافظ محمد یوسف ایڈیٹر و پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام کا نیا باب

جس صاحب دل کا ذکر خیر بعنوان "اللہ کریم اس بھائی کو اجر عظیم دے" صفحہ اول پر کیا گیا ہے۔ ان کی فیاضی کا یہ نتیجہ ہے کہ حسب ذیل غیر مذاہب کے افراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور فرقان کریم کی لاثانی اور روحانی تعلیم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ دوست اس صاحب دل بھائی کے لئے دردل سے دعا کریں کہ اس کار خیر کے عوض اللہ تعالٰے انھیں دین و دنیا کے حسنات سے بارآور فرمائے۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے مگر فی زماننا غیر مذاہب کو قرآن مجید کی بے نظیر روحانی تعلیم جسنے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو با خدا انسان بنا دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ جس کے طفیل ڈاکو قطب بن گئے سے آگاہ کرنا یقیناً جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے

(۱) گیانی سیوا سنگھ نابھ (۲) ڈاکٹر دیوان سنگھ صاحب پلی چھاؤنی (۳) سردار عجائب سنگھ صاحب چک ۳۴ جنوبی ضلع شاہ پور (۴) بابو ٹھاکر سنگھ صاحب سب پوسٹماسٹر وییرہ (۵) سردار ہربنس سنگھ صاحب بی۔اے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات لائل پور (۶) سردار وزیر سنگھ صاحب گڑھی کپورہ (۷) سیوک پرتاپ ہری گوبری ملہیا سیالکوٹ (۸) سردار برکت سنگھ صاحب ہیڈ عزیز (۹) ناتھ جی مہنت ٹھاکر دوارہ تلونڈی راہ والی (۱۰) سردار کرتار سنگھ صاحب ننگل میرزا ضلع سیالکوٹ (۱۱) مینیجر صاحب پبلک لائبریری اینڈ ریڈنگ روم پھگواڑہ (۱۲) بھائی ماہنا سنگھ صاحب وید للیانی (۱۳) سردار پھول سنگھ صاحب سکرٹری سنگھ سبھا پاکپٹن (۱۴) سردار پرشوتم سنگھ صاحب رئیس چک $\frac{224}{R.B}$ لائل پور (۱۵) سردار پرومن سنگھ صاحب ایم۔اے چک سنت سنگھ (۱۶) سردار ارجن سنگھ صاحب ذیلدار و رئیس موکل ضلع لاہور (۱۷) سردار رنگ سنگھ صاحب جنڈیالہ ضلع جالندھر (۱۸) سردار رام سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر کالرا ضلع جالندھر (۱۹) سردار جے سنگھ صاحب انگلش ٹیچر فتح جنگ (۲۰) سردار بختیار سنگھ صاحب رئیس کیٹل فارم چک ۲۰۷ ننگ پور (۲۱) سردار سنت سنگھ صاحب علی بیگ (۲۲) سردار نند سنگھ صاحب ذیلدار چھاؤنی فیروزپور (۲۳) بھائی دیوا سنگھ و لال سنگھ عطاران گوجرانوالہ (۲۴) بھائی بشن سنگھ جی دکاندار چک ۳۳ جنوبی ضلع شاہ پور (۲۵) بھائی ہیرا سنگھ صاحب ٹھیکیدار موضع منڈی پٹیالہ (۲۶) بھائی بھگوان سنگھ صاحب منڈی پھلوال (۲۷) سردار سری رام سنگھ صاحب پنشنر صوبیدار پٹیالہ (۲۹) بھائی اوجاگر سنگھ صاحب وکیل قصور (۳۰) سردار مہیا سنگھ صاحب سفید پوش (۳۱) بابو سردار سنگھ بھاٹیہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بلیلی (۳۲) بابو کاہن سنگھ صاحب پوسٹل پنشنر پٹھان کوٹ (۳۳) سردار راجہ سنگھ صاحب ایم۔اے ایل۔ایل بی پشاور (۳۴) ماسٹر دیوان سنگھ صاحب دوکاندار محمودہ ضلع اٹک (۳۶) سردار رگھبیر سنگھ صاحب جالندھر (۳۷) ہیڈ ماسٹر صاحب خالصہ ہائی سکول انبالہ (۳۸) بھائی نند سنگھ صاحب موضع چھچھو کھیوہ (۳۹) بھائی گیان سنگھ ڈونگا سنگھ اینڈ کمپنی اکھنور (۴۰) گیانی پرتاپ سنگھ صاحب سنگرور (۴۱) سردار رام سنگھ صاحب وکیل نوشہرہ (۴۲) سردار گوپال سنگھ صاحب ٹمبر مرچنٹ سیالکوٹ (۴۳) سردار گوردت سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر دومیل اٹک (۴۴) سردار چھجل سنگھ صاحب ہنڈ پلہ (۴۵) مہنت صاحب گوردوارہ سہائے (۴۶) سردار سجان سنگھ صاحب وکیل سرگودھا (۴۷) بھائی پرسرام صاحب دوکاندار چک ۳۶ جنوبی۔ شاہ پور (۴۸) سردار ارجن سنگھ صاحب اہلمد صاحب (۴۹) بھائی سنت سنگھ صاحب گرنتھی بیرام پور (۵۰) بھائی گوپال سنگھ صاحب سب پوسٹماسٹر کوہلو چیتان (۵۱) سردار لابھ سنگھ صاحب سفید پوش چک ۱۰۱ سرگودھا (۵۲) مہنت وساوا رام صاحب راجہ جنگ (۵۳) سردار گوربچن سنگھ صاحب کراچی (۵۴) بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی ٹھٹہ چھینیہ (۵۵) سردار ارجیل سنگھ صاحب پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ (۵۶) سردار بھگوان سنگھ صاحب جانیکے ضلع لاہور (۵۷) سری سوامی دھرم داس صاحب لہڑی (۵۸) بھائی ٹیک سنگھ صاحب سیالکوٹ (۵۹) سردار نرنیدر سنگھ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات لدھیانہ (۶۰) مینیجر صاحب خالصہ ریڈنگ روم سرگودھا (۶۱) سردار تارا سنگھ صاحب خلف لفٹنٹ سردار ہیم سنگھ چک $\frac{116}{14C}$ منٹگمری (۶۲) مہنت صاحب چولا شریف ڈیرہ بابا نانک (۶۳) سردار شیر سنگھ صاحب جاگیردار جیوکہ منٹگمری (۶۴) سردار رنجیت سنگھ صاحب اہلمد پاکپٹن (۶۵) ڈاکٹر سردار جگیت سنگھ صاحب نور پور (۶۶) سردار کرتار سنگھ صاحب سب انسپکٹر بینک ضلع لائل پور (۶۷) سردار شام سنگھ صاحب عنبردار چٹی ضلع جالندھر (۶۸) جمعدار شمشیر سنگھ صاحب ڈی۔اے۔ایس راولپنڈی۔ (۶۹) بھائی سنت سنگھ صاحب کورووال ضلع سیالکوٹ (۷۰) سردار الشیر سنگھ صاحب گوند پور ضلع گجرات (۷۱) ماسٹر سنتوکھ سنگھ صاحب سری پنجہ صاحب (۷۲) لالہ ہربنس لال ولد گنڈا مل سیالکوٹ۔ ان مذکور الصدر اشخاص کے نام پوتر جیون یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کی ایک ایک کاپی بذریعہ ڈاک بھیجی گئی جس پر حسب ذیل خرچ آیا قیمت دس آنے فی کاپی کاغذ اعلٰے۔ سوا چار آنے محصول ڈاک یعنی سوا چودہ آنے فی کاپی اور بہتر کاپی کی ترسیل پر چونسٹھ روپے آٹھ آنے (للعہ) سرٹیفکیٹ آف پوسٹنگ کی فیس بارہ آنے۔ میزان = ۶۵ روپے ۸ آنے اور ان اشخاص کو دستی لٹریچر دیا گیا:۔ گیانی ہری سنگھ صاحب نرملا سادھو قادیان ایک کاپی سیرت گورمکھی۔ سردار ہرنام سنگھ صاحب لاہور ایک کاپی سیرت گورمکھی۔ گیانی ہیرا سنگھ صاحب دسوہہ ایک کاپی سیرت گورمکھی۔ بھائی ہرنام سنگھ صاحب نامداری قادیان ایک کاپی سیرت گورمکھی بحساب دس آنے فی کاپی دو روپے آٹھ آنے اور پنڈت چند اس صاحب شرما قادیان قرآن مجید کا ہندی ترجمہ ایک کاپی دو روپے۔ میزان چار روپے آٹھ آنے۔

میزان کل ۶۹ روپے ۸ آنے وصول معاف ۱۵ روپے، باقی ۵۴ روپے ۸ آنے، جمع۔

جن ہندو سکھوں وغیرہ کی درخواستیں پہلے آئینگی اُنھیں ترجیح رہے گی۔ ضرورت ہے کہ دوسرے احباب بھی اس کار خیر کی طرف خاص توجہ دیں۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبیاں رکھتی ہو، مگر یہ فرقان کریم کی مطہر تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عالیہ اور اخلاق حسنہ سے دورافتادہ لوگوں کو سرفراز کرنا یہ سب نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ اور آج تبلیغ اسلام کی جس قدر اشد ضرورت ہے وہ اظہر من الشمس۔ اور یہ پاکیزہ لٹریچر تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو جس احسن طریق سے پورا کر رہا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

اقوال زرین

(۱) جو شخص عقل کی تلاش کرتا ہے وہ عقلمند ہے جو سمجھتا ہے مل گئی وہ بے وقوف ہے

(۲) کسی کے گھر جاؤ تو آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھو۔

(۳) جو کام خود کر سکتے ہو۔ اُس کو دوسروں پر مت چھوڑو

(۴) ہر کام کے لئے وقت مقرر کر لو۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں وہ سدا خوشحال رہتے ہیں

(۵) جس من میں ہمیشہ شبہ موجود رہتا ہے۔ وہ کبھی کامیابی کا دروازہ نہیں کھٹکھٹا سکتا۔

(۶) جب شراب اندر داخل ہو جاتی ہے تو عقل باہر چلی جاتی ہے۔ یہی حال دیگر منشیات کا ہے اس لئے نشہ آور چیز کے عادی مت بنو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کس برتے پر تتا پانی

واقعات اس امر کے بہترین گواہ ہیں کہ میں نے نور کی لائن کو خوشی سے نہیں بدلا۔ ہر ایک کے فرائض ہوتے ہیں۔ کچھ فرض ایڈیٹر کا ہے۔ اور کچھ اس کے ناظرین کا۔ اب رہا یہ سوال کہ بحیثیت ایڈیٹر میں نے اپنے فرض کو کہاں تک ادا کیا! اگر میں یہ کہوں کہ میں نے اپنے فرض کو بہترین رنگ میں نباہا۔ تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ کون کہتا ہے کہ میں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی کی ع

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ہاں یہ دیکھنا ہے کہ اغیار پر میرے کام کا کیا اثر پڑا میرے فرائض میں سے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ تھی۔ اور موجودہ زمانہ میں غیر مذاہب میں تبلیغ جس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ وہ اظہر من الشمس۔ **اخبار اہلحدیث** کو ہمارے سلسلہ سے جس قدر اختلاف ہے۔ وہ کسی توضیح کا محتاج نہیں اس کے ایڈیٹر صاحب اہلحدیث ۱۹ر فروری ۱۹۱۵ء کے اشتو میں "اشاعت اسلام" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ "پنجاب میں سکھوں کی قوم بڑی بہادر اور قابل توجہ ہے۔ اس قوم کی ابتداء مسلمانوں کے بہت قریب تھی۔ مگر ہندوانہ رسم و رواج نے ان کو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں کے زیادہ قریب کر دیا۔ حالانکہ اس قوم کے سب سے بڑے بزرگ شری بابا نانک جی مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے۔ ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علماء نے اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا۔ تو خدا نے انہی میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو محمد یوسف بنا کر سکھوں میں اشاعت کا کام ان کے سپرد کر دیا ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کی طرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے۔ ...... شیخ صاحب نے متعدد کتابیں سکھوں اور گورو نانک جی کے متعلق لکھی ہیں جو قابل دید ہیں"۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو اختلاف رہا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس پرچہ کے ایڈیٹر صاحب ۱۴ر فروری ۱۹۱۵ء کے اشتو میں بعنوان "ایڈیٹر نور کا نانک پنتھیوں میں کام" لکھتے ہیں کہ "شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سردار سورن سنگھ) ایڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے سندھ اور صوبجات متحدہ میں نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۷ و ۲۴ جنوری کے اخبار نور سے نیز ان کے سندھی اور ناگری پمفلٹوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلائل اس بارہ میں کیسے معقول ہیں کہ باوا نانک صاحب اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے اور اگر شیخ محمد یوسف صاحب کے کام کی ان لوگوں میں بھی قدر ہوئی ہو کہ جن میں وہ کام کر رہے ہیں (یعنی نانک پنتھی وغیرہ) ایسے دلائل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں جس میدان میں بھی وہ جنگ کرینگے وہ کامیاب ہوں گے۔ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے گذشتہ پرچوں میں شیخ محمد یوسف صاحب کو چیلنج دیا تھا کہ وہ باوا صاحب کا اسلام ثابت کریں۔ چنانچہ نور کے اس پرچہ میں انھوں نے بہت عمدگی سے اس کوشش میں کامیابی حاصل کی ہے"۔

مسلم آؤٹ لک لاہور اپنے عہد میں مسلمانوں کا مسلم آرگن رہا ہے۔ وہ اپنے ۸ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کے اشتو میں لکھتا ہے کہ:- "ایڈیٹر صاحب نور نے سکھوں کے متعلق جو لٹریچر مہیا کیا اس کے پڑھنے سے یہ بات دل میں گڑ جاتی ہے کہ سکھ مذہب کا بانی قولاً و فعلاً مسلمان تھا اور بدقسمتی سے بعض لوکل واقعات اور مسلمانوں کی بے پرواہی نے اس بہادر قوم کو مسلمانوں سے دور کر کے ہندوؤں سے ملا دیا۔ یہ لٹریچر بالکل بے ضرر لہجہ میں ہے۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو آجکل ہندوستان کے مذہبی لٹریچر میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ ہم نے ایک فقرہ بھی ایسا نہیں پایا جو پڑھنے والے کی دلآزاری کا باعث ہو سکے۔ ہماری رائے ہے کہ یہ لٹریچر فوراً گورمکھی اور انگریزی میں مہیا کیا جائے۔ اس سے امید کی جاتی ہے کہ بہت فائدہ پہنچ سکے گا۔ اگر کافی تعداد میں ایسا لٹریچر تقسیم کیا جائے تو امید واثق ہے کہ بے فائدہ نہیں جائے گا۔ اور ہر دو اقوام کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے کا موجب ہوگا۔ اور بہت سی غلط فہمیاں ان ہر دو اقوام کے دلوں میں سے دور ہو سکیں گی"۔ قریباً ایسی ہی رائے کا اظہار خطیب۔ المنیر۔ سیاست۔ نیر اعظم۔ میونسپل گزٹ اخبار کشمیری۔ رسالہ العترت۔ اخبار آگرہ۔ سالبریکا پنور رسالہ دلگداز۔ المشیر رسالہ معارف وغیرہ نے کیا جو بوجہ طوالت چھوڑتا ہوں۔ اب رہا یہ کہ آریوں میں تبلیغ اسلام کے فرائض کو نور نے کہاں تک ادا کیا۔ آریوں کی طرف سے مسلمانوں پر خطرناک حملہ ۱۹۲۳ء میں ملکانہ ارتداد کی شکل میں ہوا۔ ان دنوں میں فرقان کریم کے گورمکھی ترجمہ میں ہمہ تن مصروف تھا مگر پھر بھی ایسے نازک وقت میں میں نے آریوں کے متعلق رات دن ایک کر کے جو بہترین لٹریچر مہیا کیا وہ علاوہ نور کے مضامین کے "آریہ مذہب کی حقیقت" نامی کتاب کی شکل میں پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اس لٹریچر کے متعلق اس وقت کا مسلمانوں کا آرگن مسلم آؤٹ لک اپنے ۱۶ر اکتوبر ۲۳ء کے اشتو میں لکھتا ہے کہ "ایڈیٹر نور نے آریوں کے اس جارحانہ حملہ سے متاثر ہو کر اپنی قلم کو اٹھایا ہے۔ اور فاضل مصنف نے ایسا بہترین لٹریچر مہیا کیا ہے جس سے سماجی اصولوں کی کما حقہ تردید ہوتی ہے جو ایک بہت ہی بے آزار زبان اور لہجہ میں ویدوں اور دوسرے سماجی کتب کے حوالہ جات پر مبنی ہے۔ بلاشبہ "آریہ مذہب کی حقیقت" ایک لاثانی کتاب ہے۔ اور ہماری رائے میں ان کتب سے جو آجکل اس موضوع پر لکھی گئی ہیں سب سے فائق ہے"۔ **اخبار سیاست** کو سلسلہ سے جو اختلاف ہے وہ کسی بیان کا محتاج نہیں۔ اس کے ایڈیٹر صاحب اپنے ۲۸ر جولائی ۲۳ء کے اشتو میں لکھتے ہیں کہ "اس زمانے میں جبکہ سوامی شردھانند اور ان کے آریہ چیلوں نے شدھی کی بانگ بے ہنگام بلند کر رکھی ہے اور جاہل مسلمان ملکانوں کو مرتد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مذہب کے لٹریچر سے واقف ہو جیسے ایڈیٹر صاحب نور نے "آریہ مذہب کی حقیقت" کے نام سے پبلک میں پیش کیا ہے۔ یہ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور سابق سردار سورن سنگھ کی تازہ تصنیف ہے۔ جو شدھی کے روکنے والوں کو بم کا کام دیتی ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی اس تازہ تصنیف کا مطالعہ کریں۔ اور مصنف کی دیدہ ریزی کی داد دیں"۔ ایسی ہی رائے کا اظہار ۱۱ر جولائی ۲۳ء کے زمیندار نے بھی کیا۔

اب میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں۔ وہ مذاہب جو براہ راست میری تبلیغی جدوجہد کا نشانہ رہے ہیں۔ ان کی رائے کیا ہے۔ دشمن یا مخالف کی رائے جو وزن رکھتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اظہر من الشمس ہے۔ جیسا کہ عربی کے اس مشہور مقولہ سے ظاہر ہے الفضل ماشھدت بہ الاعداء یعنی مخالف کی گواہی سب پر فائق ہے۔

اخبار پرکاش آریوں کی گورو کل پارٹی کا مسلمہ آرگن ہے۔ وہ اپنے ۹ رمئی ۱۹۱۵ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "اخبار نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ حال شیخ محمد یوسف مہینوں سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں۔ اور بابا نانک صاحب کو راسخ الاعتقاد مومن ثابت کر رہے ہیں۔ کیا خالصہ پنتھ میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو ان کا جواب دے سکے"۔

اخبار آریہ گزٹ کالج پارٹی کا مشہور آرگن ہے وہ اپنے اپریل ۱۹۱۶ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "نور یہ لکھ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اس کے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جسے دیکھ کر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ نور بازی لے گیا"

اب رہا یہ سوال کہ سکھ اخبارات نے میری اس تبلیغی جدوجہد کو کس نظر سے دیکھا۔ سچ پوچھو تو میرے اس تبلیغی کام کے براہ راست سکھ صاحبان ہی مخاطب رہے ہیں۔ عام طور پر ان حالات میں مخاطب یا مخالف کا جو رویہ ہوتا ہے۔ وہ کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ اور پھر مذہبی لوگوں کا رویہ جو فیصدی جذباتی ہوتے ہیں۔ اور مخالف کی بات کو خواہ وہ کتنی ہی معقول کیوں نہ ہو کئی ایک حالات میں خواب میں بھی سننے کے روادار نہیں ہوتے۔ مگر یہ ایک معجزہ ہے کہ خود سکھوں نے بھی میری اس تبلیغی جدوجہد کا تعریفی الفاظ میں اعتراف کیا۔ چنانچہ روزانہ اخبار اکالی جو سکھوں کا مسلمہ آرگن ہے اپنے ۱۳ر جنوری ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ "مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور مسلمانوں کے قادیانی فرقہ میں ایک نمایاں شخصیت رکھتے ہیں۔ آپ کا مطالعہ سکھ لٹریچر اور سکھ تواریخ کے متعلق بہت وسیع ہے۔ آپ کئی درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ مولوی صاحب آج سے نہیں کئی سالوں سے اس کوشش میں ہیں کہ سکھوں اور مسلمانوں کی دونوں توحید پرست اقوام میں رشتہ اتحاد مضبوط ہو جائے۔ اور آئے دن کے اذان اور جھٹکہ کے نفاق پیدا کرنے والے جھگڑے پیدا نہ ہوں"۔

کیا اس رائے پر کسی حاشیہ کی ضرورت ہے؟ ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

سکھوں کا دوسرا روزانہ اخبار پنتھ لاہور اپنے ۹ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کے پرچے میں لکھتا ہے کہ "آئے دن دیہات میں سکھوں اور مسلمانوں کے اذان پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ جو فی الحقیقت ملک کے اتحاد و اتفاق کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس روزمرہ کی کشمکش کو دور کرنے کے لئے مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اذان کا پنجابی ترجمہ چھاپا ہے۔ تاکہ سکھوں کو معلوم ہو سکے کہ اذان لوگوں کو خدا کی عبادت میں شامل کر لینے کا ایک بلاوا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی یہ کوشش بلاشبہ ملک کے اتحاد و اتفاق کے لئے صد آفریں ہے"۔

اور قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کے متعلق جو سکھوں کے مشہور و معروف لیڈروں نے تعریف کے گیت گائے وہ آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ غرضیکہ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کی ادائیگی کے واسطے میں نے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ خود مخالفوں کی شہادتیں اس کی معترف اور واقعات اس کے گواہ کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کو بھی جسے میرا پھول بھی کانٹا اور میرے ثواب بھی عیب ہی نظر آتے ہوں اسے بھی اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں۔ ایسا ٹھوس تبلیغی لٹریچر مہیا کرنا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ بعض اوقات ایک ایک حوالہ کی تلاش کیلئے گھنٹوں نہیں دنوں دیدہ ریزی کرنی پڑی۔ پھر کہیں جا کر وہ حوالہ میسر آیا۔ تبلیغی نقطہ خیال سے جس قدر حوالے میں نے مہیا کئے ہیں سب سے بڑھ کر مجھے خوشی ہوگی اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی اور صاحب نے ان تبلیغی حوالوں پر ایک شوشہ کا بھی اضافہ کیا ہو۔ لٹریچر دو قسم کا ہوتا ہے ایک تعمیری دوسرا تخریبی۔ میری مراد تعمیری سے ہے۔ تخریبی لٹریچر مہیا کرنا کونسا مشکل ہے۔ مکان کا بنانا جوانمردی کا کام ہے نہ کہ گرانا۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے لگاتار کئی سال روزانہ پندرہ پندرہ سولہ سولہ گھنٹے محنت کی تو پھر کہیں جا کر ایسا مفید لٹریچر مہیا ہوا۔ تو یہ عین درست ہوگا۔ اس لگاتار محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ میں خطرناک رنگ میں بعارضہ ذیابیطس مبتلا ہوں۔ مگر مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ؎

جان دی دی ہوئی تو اسی کی تھی ؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

جو مفید لٹریچر میں نے مہیا کیا۔ خدا کے کرم سے وہ مسلمانوں کو صدیوں تک کام دے گا۔ اب رہا یہ سوال کہ مسلمانوں نے عملی رنگ میں اس کی کہاں تک قدر کی۔ اسے میرے کہلانے والے مسلمان بھائی۔ اور خصوصاً احمدی بھائی زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ اگر میں نے کہا تو شکایت ہوگی۔ آپ جانتے ہیں کہ اقوام کی ذہنیتوں کو بدلنا کوئی آسان کام نہیں اسکے لئے لگاتار کئی سالوں کی محنت اور پروپگنڈا کے لئے بہت خرچ کی ضرورت ہے۔ پھر بھی باوجود اس قدر بے قدری اور بہت ہی محدود وسائل کے آج سے دس پندرہ سال پہلے سکھوں نے نہایت زور شور سے اعلانیہ یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ہمارا ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ سکھ لیڈروں کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ ایڈیٹر نور کے اس پروپگنڈا نے کہ شری گورو نانک دیو جی مسلمان تھے۔ سکھ قوم کو کافی حد تک مغالطہ میں ڈال دیا ہے۔ جسکے ازالہ کی از حد ضرورت ہے اگر مسلمانوں کی طرف سے میرے اس تبلیغی کام کی کچھ بھی حوصلہ افزائی ہوتی تو یقیناً تبلیغی نقطہ نظر سے آج سکھوں کا زاویہ نگاہ کچھ اور ہی ہوتا۔ میری مثال ٹھیک اس قسمت کے دھنی جرنیل کی سی ہے جس نے سرمیدان میں کامیابی پر کامیابی حاصل کی۔ مگر راشن کے ختم ہو جانے کی وجہ سے آخر وہ تھک کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے دیکھا کہ قوم کی طرف سے مطلقاً کوئی حوصلہ افزائی نہیں۔ بلکہ اس کے عوض بعض حالات میں حوصلہ شکنی ہے۔ اسلئے مجبوراً مجھے اپنی اس لائن کو بدلنا پڑا جس کے متعلق اپنے پہلو میں بعض دردمند دل رکھنے والے دوستوں نے مجھے گذشتہ دنوں لکھا کہ "اخبار نور جو کسی وقت غیر مذاہب میں تبلیغ کا زبردست آرگن تھا۔ اب یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ادویہ کے اشتہار کا ذریعہ بن رہا ہے"۔ اس پر میں نے یہ اعلان کیا کہ بیشک ایک حد تک "یہ بات صحیح ہے" مگر اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ قوم پر ہے۔ جس نے ایک بے نظیر تبلیغی صحیفہ کی جانب سے بہت حد تک آنکھیں پھیر لیں۔ حالانکہ نور کے تبلیغی مضامین اور اس کے عملی تبلیغی کارناموں کے اور تو اور دشمن بھی معترف ہیں۔ میں یہ بات کسی بڑائی کے لئے نہیں۔ بلکہ تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ آریوں کے متعلق عموماً اور سکھوں کے متعلق خصوصاً جو نور نے تبلیغی لٹریچر مہیا کیا اس سے بڑھ کر نور کو خوشی ہوگی۔ اگر کوئی یہ ثابت کر دے کہ کسی نے اس لٹریچر پر اضافہ کیا ہو۔ اب دوستوں کی گذشتہ بے رخی کو نظر انداز کرتا ہوا ایک اور سنہری موقع دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بطور آزمائش قریبًا چار ماہ تک اپنے اخبار میں ادویہ کا کوئی غیر معمولی یا دو صفحہ سے زیادہ کا اشتہار نہیں دوں گا اور اخبار کا حجم سولہ صفحات سے کم نہ ہوگا۔ اور ان چار ماہ میں نور کی قیمت بجائے تین روپے کے ایک روپیہ آٹھ آنے مقرر کرتا ہوں۔ اور پھر مزید برآں یہ کہ خریداروں کو ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں مفت دی جائینگی۔ گویا بالفاظ دیگر اخبار دوستوں کو مفت ہی پڑے گا (حالانکہ ان دنوں کا غذ بہت مہنگا یعنی پہلے کی نسبت قریبًا ڈیوڑھی قیمت) اگر اس چار ماہ کے عرصہ میں نور کے ایک ہزار خریدار ہو گئے۔ تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اسے اشتہار کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا۔ اور نور کی قیمت بھی ہمیشہ کے لئے ایک روپیہ آٹھ آنہ ہی رہے گی۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں بھی مفت دیجائینگی۔ یہ اعلان تین ماہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت تک صرف سات نئے خریدار بنے۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

دو خریدار جناب چوہدری حیات محمد صاحب ایس۔ ڈی او کے ذریعہ۔ شیخ سبحان علی صاحب براہ راست۔ ایک خریدار ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی کے ذریعہ ایک خریدار بذریعہ سید حسین صاحب یادگیر۔ منشی محمد عبداللہ صاحب فاضلکا براہ راست اور ایک خریدار منشی صاحب موصوف کے ذریعہ۔ اور ان سات میں سے دو خریداروں کی قیمت وصول نہیں ہوئی۔ وی۔ پی گئے ہوئے ہیں۔ خدا جانے کیا نتیجہ ہو۔ اب جبکہ باوجود اس قدر سہولتیں دینے کے تین ماہ کی جدوجہد کا یہ نتیجہ نکلا کہ زیادہ سے زیادہ سات خریدار بنے۔ اس کو دیکھتے ہوئے آئندہ ایک ماہ میں جو کچھ ہو سکتا ہے وہ صاف ظاہر ہے۔

ہاں اگر دوست ہمت کریں تو ایک ماہ میں کیا پندرہ دن میں بھی کافی خریدار مہیا ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ تو تب ہو۔ جب توجہ ہو۔ یقینًا نور کی طرف سے بے پرواہ ہو کر دوست تبلیغ اسلام کے ایک اہم شعبہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ذرا آپ غور تو کریں اگر سکھ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں یا وہ مسلمان ہو جائیں تو ذاتی طور پر ایڈیٹر نور کو کیا فائدہ۔ ہاں بحیثیت مسلمان ہونے کے ایڈیٹر نور کے دل میں ایک غیر معمولی اضطراب ہے۔ کہ سکھ جو ایک بہادر قوم ہے اور جسے ہندوؤں کی ریڑھ کی ہڈی کہنا چاہیئے۔ یہ اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرور ہو سکے مگر یہ اضطراب اور مبارک جذبہ تبھی پھل پھول سکتا ہے جبکہ دوسرے بھائیوں کے دلوں میں یہی اضطراب پیدا ہو سکے۔

موجودہ صورت میں تیں جن مشکلات سے نور کو چلا رہا ہوں اگر یہ کسی دوسرے ہاتھ میں ہو تو یقینًا دو ماہ سے زیادہ نہ چل سکے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نور کو اپنی ادویہ کے پروپیگنڈا کیلئے رکھا ہوا ہے۔ یہ اتنا ہی غلط ہے۔ جتنا کہ دن کو رات کہنا۔ موجودہ حالات میں نور پر جس قدر خرچ کر رہا ہوں اس سے نصف خرچ پر میں ادویہ کا اس سے زیادہ پروپیگنڈا کر سکتا ہوں کسی پرچہ کو اپنے مقررہ وقت پر شائع کرنا۔ اس مشکل کو کوئی ایڈیٹر یا منیجر اخبار ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا کیا جانے۔ ہاں میں نے اسے رکھا ہوا ہے تو اس مقدس جذبہ کے تحت تاکہ قادیان سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے ایک کا نمبر کم نہ ہو۔ خواہ اس کی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ جس سے دو ماہ کیلئے بھی اس کا خرچ پورا نہیں ہو سکتا۔ مگر اسوقت میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ قادیان سے اتنے اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ مگر میں اس خوشی کو کب تک قائم رکھ سکتا ہوں۔ اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اور دوم مجھے اس سے بھی ایک گونہ سرور حاصل ہوتا ہے کہ میرے ہاتھ میں یہ ایک تبلیغی حربہ ہے کہ جس کے ذریعہ میں اسلام کی اچھی بُری خدمت بجا لا رہا ہوں۔ مگر اس خوشی اور سرور میں تبھی استقلال پیدا ہو سکتا ہے۔ جب میرے بھائی بھی اپنے فرض کو محسوس کریں۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے۔ جن کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے جنھیں نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کی خریداری کے لئے کہا جائے۔ اور وہ انکار کر دیں جبکہ اس کی قیمت بھی ایک روپیہ آٹھ آنے کر دی گئی۔ اور پھر ایک روپیہ آٹھ آنہ کی کتابیں بھی مفت۔ اگر اب بھی دوستوں نے نور کی طرف توجہ نہ دی تو پھر کم از کم ایڈیٹر نور بری الذمہ ہوگا

شذرات

ملکی خدمات اور مسلمان

جناب گاندھی جی نے ۲۹ اپریل کو الہ آباد میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ گذشتہ سول نافرمانی کی تحریکوں میں مسلمانوں نے کافی حصہ لیا تھا۔ اور ہزاروں مسلمان نوجوان گرفتار ہوئے تھے۔ اور اب امید ہے کہ مسلمان نئی تحریک میں اور بھی زور کے ساتھ شامل ہوں گے"۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی ملک کی بہتری اور بہبودی کیلئے اتنا ہی درد ہے جتنا کہ کسی اور کے دل میں ہو سکتا ہے۔ مگر جس صورت میں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ بعض جوشیلے ہندو صاحبان حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ تو ایسے عاقبت نا اندیش لوگوں کے ساتھ چلنا ان کے لیئے بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہندو مہا سبھا کے اجلاسوں کی یہ گونج اب بھی کانوں میں گونج رہی ہے کہ ہندوستان ہندوؤں کے لیئے ہے۔ اگر مسلمان یہاں رہنا چاہتے ہیں تو انھیں ہندو تمدن کو اختیار کرنا ہوگا۔ اگر مسلمانوں کو باجے کی آواز ناگوار گزرتی ہے۔ تو وہ اپنے معبدوں کو شہر کے باہر لے جائیں"۔ یہ ذہنیت یقینًا مسلمانوں کو دور رکھنے کا موجب ہے۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہندو بھی باہر سے آئے ہیں اور مسلمان بھی۔ اور دونوں نے اسی ملک میں رہنا ہے۔ نہ ہندو جا سکتے ہیں اور نہ مسلمان ہی تو پھر کیا وجہ ہے کہ باہمی محبت سے نہ رہا جائے۔ جو قوم بھی دوسری قوم کے متعلق ایسی ذہنیت رکھتی ہے یقینًا وہ ہندوستان کی بہتری کے راستے میں کانٹے بوتی ہے جب بھی اس ذہنیت کی اصلاح ہو جائے گی۔ ملک کے لئے قربانی اور ایثار میں یقینًا آپ مسلمانوں کو سب سے آگے پائیں گے۔ کہا جائیگا اس میں کانگرس کا کیا قصور؟ یہ صحیح ہے مگر کم از کم کانگرس اتنا کر سکتی ہے کہ ایسی ذہنیت کے لوگوں کے متعلق کانگرس اپنے ریزولیوشن کے ذریعہ سخت بیزاری کا اظہار کرے۔ یقینًا ایسا کرنے میں کانگرس اپنے ایک اہم فرض کو ادا کرے گی۔

مسلمانوں کی رواداری

۲۹ اپریل کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "معلوم ہوا ہے کہ جب ۲۳ اپریل کی شب کو بھٹانی قبیلہ کے لوگوں نے موضع گل امان (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) پر چھاپا مارا۔ تو نہ صرف وہاں کے مسلم باشندوں نے ہندوؤں کو پناہ دی۔ بلکہ ہر ممکن طریقے سے ان کو حملہ آوروں سے بچانے کی کوشش کی۔ تقریبًا دو بجے بعد نصف شب تین سو بھٹانی بندوقوں سے مسلح گاؤں پر حملہ آور ہوئے اور انھوں نے کئی ایک گروہ بنا کر مکانوں اور دوکانوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ کچھ سکھوں اور ہندوؤں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کے پاس بندوقیں تھیں۔ مورچوں میں داخل ہو کر گولیاں چلانی شروع کیں .... حملہ آوروں نے مسلمانوں سے ہندوؤں کی دکانیں توڑنے کے لئے ڈھول مانگے۔ مگر انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ چونکہ مسلم باشندگان موضع نے ہندوؤں کی حفاظت کی اسلئے حملہ آور کامیاب نہ ہو سکے" یقیناً مسلمانوں نے ایسا کر کے حق ہمسائیگی کو ادا کیا ہے اور جب تک ایسی ذہنیت پیدا نہ ہو۔ اور ہمسائے کے دکھ کو اپنا دکھ نہ سمجھا جائے تب تک خوشگوار فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیا میں اپنے ہندو بھائیوں سے بھی یہ توقع رکھوں کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ حق ہمسائیگی کو بجا لائیں۔ اگر ہم ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی روادار اور ہمدرد بن سکیں تو ہندوستان کے آج ہی بھلے دن آسکتے ہیں۔

اکالیوں اور ہندوؤں میں جھگڑا

۲۵ اپریل کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "۲۳ اپریل کی صبح کو قلعہ بھنگیاں میں سکھوں اور ہندوؤں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ مندر کے ساتھ جسے سکھ گوردوارہ کہتے ہیں چند دوکانیں ہیں۔ جنکی ملکیت کا جھگڑا رہتا ہے۔ آج ایک درجن اکالی ان دوکانوں کو گرانے کے لئے آئے جس پر نقض امن کا اندیشہ ہو گیا۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی اور اکالیوں کو ان کے ارادے سے باز رکھا۔ اور ہندوؤں نے ایک سب جج کی عدالت سے ایک امتناعی حکم حاصل کر لیا"

میں ہندو صاحبان سے ایک سوال کرتا ہوں کہ جبکہ وہ سکھوں کو بھی ہندو سمجھتے ہیں۔ اور گوردوارہ کو بھی اپنا معبد خیال کرتے ہیں۔ تو پھر یہ جھگڑا کیوں؟ بفرض محال اگر یہ دوکانیں سکھوں کی تحویل میں آ بھی جائیں تو بھی ان کی آمدن گوردوارہ پر ہی خرچ ہوگی۔ جسے ہندو بھی اپنا معبد ہی سمجھتے ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر یہ کہنا پڑیگا کہ کہنے اور کرنے میں فرق ہے۔

ایک نو مسلم کے احساسات

حال ہی میں لاہور کے کپور خاندان کے ایک معزز رکن نے آغوش اسلام میں آنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ "میں تلاش حق میں پوری تحقیق کے بعد مسلمان ہوا ہوں۔ اسلام میں کوئی بات بھی عقل سلیم سے باہر نہیں۔ یہ پاک مذہب ساری دنیا کو ایک عالمگیر برادری میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں رنگت قومیت اور اونچ نیچ ذات پات کی کوئی تمیز نہیں ..... جو شخص خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آتا ہے وہ اسلام کی عالمگیر برادری کا معزز رکن بن جاتا ہے"

اس میں کیا کلام کہ اسلام کے عالمگیر اصول اور مقدس تعلیم اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ ایک حق کے چاہنے والے کو عملی مساوات اور دل کا اطمینان صرف اسلام میں ہی مل سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام تمام دنیا پر چھا گیا۔

اِسلام کی رواداری

آنریبل مسٹر یونس چیف منسٹر بہار جب ۲۳ اپریل کو اورنگ آباد ہندو مسلم فساد کے ضمن میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں ایک مسجد میں کھڑے ہو کر آپ نے کہا کہ "ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ سب کے ساتھ الفضات کے ساتھ پیش آؤ۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنا بھائی سمجھو" بلاشبہ اسلام کی تعلیم اس سے بھی آگے جاتی ہے

اسی اخبار میں دوسری جگہ آپ دیکھیں گے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ضلع میں مسلمانوں نے اپنے آپ کو جوکھم میں ڈال کر ہندوؤں کے مال و جان کو بچایا۔ اگر ایسی ہی ذہنیت میرے ہندو دوستوں میں بھی پیدا ہو سکے۔ تو ہندوستان کے بھلے دنوں کے آنے میں شبہ ہی کیا ہندوستان حقیقی معنوں میں اس وقت سوراج سے مستفیض ہو سکے گا۔ جب ہندو و مسلمان ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھینگے یہ کیسی بے لطفی ہے کہ ہندو مسلمان پہلو بہ پہلو رہیں۔ اور پھر تعلقات کشیدہ ہوں۔ بھلا اس بے اطمینانی کا رہنا بھی کوئی رہنا ہے؟ حالانکہ ہندو بھی یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ہندو ہزار کوشش کریں وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نہیں نکال سکتے۔ اور مسلمانوں کے دل میں تو ہندوؤں کے نکالنے کا کبھی خیال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

بہر حال اگر ہم ہندوستان کو سرسبز دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے تعلقات کو خوشگوار بنانا ہی پڑے گا۔

جزائر شرق الہند میں ہندو دھرم کی اشاعت کی تیاریاں

۱۹ اپریل کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "بنگال ہندو مشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جزائر جاوا۔ بالی۔ ہند چینی۔ سیام وغیرہ میں ہندو دھرم کی اشاعت کرنے کیلئے سوامی ستیانند کی صدارت میں چار ممبران پر مشتمل ایک مشن بھیجا جائے" یہ امر واقعہ ہے کہ ہندو مذہب تبلیغی مذہب نہیں ہے۔ ہاں اسلام کی ریس ضرور ہے۔ مگر وہ اس ریس کو نبھا نہیں سکا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو دھرم اچھوتوں کو مساوات دینے سے عاجز ہے۔ جاوا اور سماٹرا وغیرہ جزائر میں مسلمانوں کی بھی خاصی آبادی ہے اسلئے اگر مسلمان بھی ان جزائر میں تبلیغ پر زیادہ زور دے سکیں تو اس کے نتائج خوشگوار برآمد ہو سکتے ہیں۔

صوبہ مدراس میں سکھ مذہب کی اشاعت کی جدوجہد

اسوقت سکھ صوبہ مدراس کے اچھوتوں میں سکھ مذہب کی تبلیغ کے لئے بہت بے چین ہیں۔ گوردواروں کے فنڈ کی وجہ سے سکھوں کے پاس روپیہ بھی کافی ہے۔ اور پھر ان میں کام کرنے کا جوش بھی ہے۔ مگر اسلام میں جو قوت جاذبہ ہے وہ دوسرے کسی مذہب میں نہیں۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ اسلام میں خاص جدوجہد سے کام لیں۔ ہندوستان میں کہلانیوالے اچھوت قریباً آٹھ کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ اگر مسلمان پوری تندہی اور جوش سے اس طرف راغب ہو سکیں۔ تو یقیناً تبلیغی نقطۂ خیال سے ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ مگر مسلمانوں میں ایسی سستی طاری ہے کہ باوجود بار بار کی جھنجوڑ کے بھی ان میں بیداری پیدا نہیں ہوتی۔ مگر وقت کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی تو وقت آئیگا جب مسلمانوں کو پچھتانا پڑے گا۔ مگر ع

"پھر پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

روس میں ہندوستانی طریقہ علاج کی ہر دلعزیزی

معلوم ہوا ہے کہ روس کا ڈکٹیٹر سٹالین ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے اپنا علاج کرا رہا ہے۔ جس ڈاکٹر نے اسکے لئے یہ طریقہ تجویز کیا ہے وہ ہندوستانی ہے جو آجکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسکو میں مقیم ہے۔ یہ امر موجب دلچسپی ہے کہ لنن گراڈ میں تبتی دواؤں کا ایک دواخانہ کھولا گیا ہے۔ جہاں جڑی بوٹیوں سے علاج ہوتا ہے۔ سٹالین کے علاوہ کالینن اور دوسرے سویٹ لیڈر اس طریقہ علاج کے گرویدہ ہو چکے ہیں۔ ہندوستانی جڑی بوٹیوں کے اثر اور خوبیوں کی دنیا قدیم سے قائل ہے۔ اور اگر اس فن کی سرپرستی ہو سکے تو یہ علاج بہت سستا اور مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

تبلیغ اسلام کا ایک مؤثر پہلو

آج تک مسلمان محض اپنی سستی سے ہندوستان کے غیر مسلموں کو فرقان حمید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور سیرت مطہرہ سے آگاہ نہیں کر سکے۔ اگر ایسا کیا جاتا تو یقیناً ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا۔ اسی اہم غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے باوجود بے سروسامانی اور قدم قدم پر روکوں کے میں نے قرآن مجید کے گورمکھی اور ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کو شائع کیا۔ تاکہ غیر مسلم دوست فرقان کریم کی اعلیٰ تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ سے خاطر خواہ آگاہ ہو سکیں۔ الحمدللہ ان کے ذریعہ جو نمایاں اثر غیر مذاہب پر ہو رہا ہے۔ وہ آپ اسی اخبار کے بارہ تیرہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔ ضرورت ہے کہ ایسے مفید لٹریچر کی نہایت وسیع پیمانہ پر اشاعت ہو۔ دوستوں کو چاہیئے کہ یہ پاکیزہ لٹریچر خرید کر نہایت وسیع پیمانہ پر غیر مذاہب میں شائع کریں۔ تبلیغی سہولیت کے لئے اس لٹریچر کی قیمت برائے نام رکھی گئی ہے۔ جو اصل لاگت سے بھی بہت کم۔ یعنی قرآن مجید کا ہندی ترجمہ جس کے قریباً آٹھ سو صفحات۔ کاغذ عمدہ۔ ٹائپ بہترین جلد بڑھیا۔ تقطیع بڑی۔ ہدیہ ۲ روپے۔ اور یہی حجم گورمکھی ترجمہ کا ہے اور اس کا ہدیہ بھی ۲ روپیہ ہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت سائز $\frac{22 \times 29}{16}$ صفحات ۵۵۰ جلد سنہری۔ ٹائپ بڑھیا۔ کاغذ معمولی آٹھ آنے۔ کاغذ بڑھیا دس آنے یہ قیمتیں یقیناً اصل لاگت سے بھی بہت کم ہیں۔ تاکہ آسانی سے غیر مذاہب کے ہاتھوں میں پہنچ سکیں۔ جس قدر بھی اس مقدس لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہوگی یقیناً اسی قدر بفضل ایزدی غیر مذاہب میں تبلیغ کا دروازہ فراخ ہوتا جائیگا۔ ایک باہمت دوست نے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اس مقدس تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کیلئے ڈیڑھ صد روپیہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا ذکر آپ صفحہ اول و دوم پر پائینگے۔ دوسرے دوستوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسے بہترین لٹریچر کو جسے ہندو سکھ وغیرہ سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار ہیں خرید کر نہایت وسیع پیمانہ پر شائع کر کے ثواب دارین کے مستحق بنیں۔

فقیر ایپی کون ہے؟

فقیر ایپی جس نے آجکل سرحد میں بہت بے چینی پھیلا رکھی ہے۔ یہ موضع ایپی کا باشندہ ہے۔ جو بنوں سے چند میل کے فاصلے پر میرانی اور بنوں کے درمیان سڑک پر واقع ہے وہ حکومت انگریزی کی مکینیکل انجنیئرنگ سروس میں ملازم رہ چکا ہے۔ لیکن کئی سال ہوئے۔ وہ سرکاری ملازمت چھوڑ کر فقیر ہو گیا۔ لوگ اسے بڑا عابد متشرع اور دیندار سمجھتے ہیں۔ اس لئے لوگ اس کی بڑی عزت اور تعظیم کرتے ہیں۔ وہ آجکل خیسورہ اور روادی شکتو کے درمیان ایک غار میں مقیم ہے فقیر مذکور فضائی حملوں سے بالکل محفوظ ہے۔ اس کے اپنے قبیلے کے علاوہ دیگر سرحدی قبائل بھی اس کی بزرگی کے قائل ہیں۔ فقیر موصوف کی عمر اس وقت بیالیس سال کی ہے۔ غار پر ہر وقت اس کے ارادت مندوں کا زبردست پہرہ رہتا ہے۔ جن پر فقیر موصوف کو پورا پورا اعتماد ہے۔

بُرا نمونہ

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ جس کی گھر کی لاگت علاوہ میری سالہا سال کی محنت شاقہ کے پانچ روپے سے کم نہیں مگر میں عام طور پر فی کاپی ایک روپیہ چار آنے سے لے کر تین روپے تک کاغذ کے بڑھیا گھٹیا ہونے کے لحاظ سے دیتا ہوں۔ اور یہی صورت ہندی ترجمہ اور گورمکھی سیرت کے معاملہ میں ہے۔ ایک مسلمان صاحب نے جن کا نام میں ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا مقام ممبوملاک برما سے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی دو کاپیاں۔ اور گورمکھی سیرت کی دو کاپیاں بذریعہ وی پی منگوائیں۔ جس پر ایک روپیہ بارہ آنے محصول ڈاک خرچ ہوا۔ تعجب کہ وہ وی پی واپس کر دیا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایک مجاہد بھائی کی مدد کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ تو یہ اس طرح نقصان کا موجب کیوں بنتے ہیں۔ ایسا مقدس اور بہترین تبلیغی لٹریچر جس کی کہلانے والے مسلمانوں کو صدیوں سے بھی توفیق نہ ملی۔ مگر ایک بیکس اور بے بس۔ اور بے پر شخص نے اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے سالہا سال کی محنت شاقہ سے برسرانجام دیا۔ جسے وہ برائے نام قیمت پر دے رہا ہے۔ کیا اس کی یہی قدر ہونی چاہیئے؟ افسوس

اچھا نمونہ

جناب مولوی عبدالحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر اچولی سے لکھتے ہیں کہ کرم فرمائے بندہ جناب شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے کل آپ کا ایک روپیہ چودہ آنے کا وی پی واپس کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ میں نے ۲۰ اپریل سے قبل حکیم ...... صاحب کے پاس آپ کے لئے ایک روپیہ آٹھ آنے روانہ کر چکا تھا۔ وہ یا تو انھوں نے آپ کو دیا نہیں یا آپ بھول گئے۔ کچھ بھی ہو آپ کو وی پی پر چھ آنے خرچ کرنے پڑے۔ اسلئے چار آنے کے ٹکٹ ارسال خدمت ہیں۔"

نور ٹکٹ پہنچ گئے۔ شکریہ۔ حکیم صاحب کے ذریعہ ۱۱ مئی کو مجھے آپ کی جانب سے ایک روپیہ وصول ہوا۔ جبکہ میں بموجب اطلاع یکم مئی کو وی۔ پی کر چکا تھا۔ آپ کا یہ نیک نمونہ جہاں ایک مالک اخبار کے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ وہاں اوروں کے لئے بھی قابل قدر ہے۔ نور کے ایسے مہربان جو معقول حیثیت رکھتے ہیں سال بھر پرچہ لیتے رہتے ہیں۔ جب وی پی کرو تو واپس۔ اخبار کی خریداری خوشی پر منحصر ہے۔ اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مگر ایسے وی پی واپس کرنے والے لوگوں کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ آئندہ کے لئے اخبار خریدنا نہیں چاہتے تو تین پیسے کا کارڈ لکھ دیں اگر اللہ تعالیٰ انھیں یہ بھی توفیق نہیں دیتا تو وہ پرچہ ہی واپس کر دیا کریں۔ اسے دیانت داری کون کہے کہ سال بھر پرچہ تو لیتے رہو۔ اور وی پی واپس کر دو۔

قابل توجہ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان

کمیٹی نے ٹیکسوں کو ڈیوڑھا کر دیا ہے۔ یہ بھی قابل برداشت ہے بشرطیکہ صفائی ہو۔ قادیان کی صفائی اتنی ہی بدتر ہے جتنی کہ قیاس میں آسکتی ہے۔ میں پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں چند تجاویز رکھتا ہوں۔ اگر وہ توجہ فرمائیں۔ تو ٹیکس بھی کم ہو سکتا ہے اور صفائی بھی بہتر۔ اگر ٹھیکہ جات کی نیلامی پر زور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جائے۔ تو یہی ٹھیکہ جات کی نیلامی بجائے ایک ہزار کے دو ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ مگر ٹھیکوں کی نیلامی ایک گونہ حکمت کو چاہتی ہے۔ ٹھیکوں کی جتنی رقم زیادہ وصول ہو۔ اسی نسبت سے ٹیکس کو کم کیا جا سکتا ہے۔ صفائی کے لئے بھنگیوں میں ایک بھنگی کو ایک یا دو روپیہ زیادہ الاؤنس دیکر جمعدار بنا دینا چاہیئے جو نگہداشت کرے۔ اور پھر ہر ایک وارڈ ممبر کو روزانہ اپنے حلقہ کی صفائی دیکھنی چاہیئے۔ اور پھر پریذیڈنٹ صاحب کو کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ تمام شہر کو پھر کر دیکھنا چاہیئے۔ اگر ان تجاویز پر عمل ہو سکے تو انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر شہر ستھرا ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت پر سکھوں کی چوٹی کے فاضلوں کا زبردست تبصرہ

سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ آف باگڑیاں کے خاندان کے لئے تمام سکھوں کے دلوں میں بہت احترام ہے۔ سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ آف نابھہ کے متعلق سب سکھ مانتے ہیں کہ دو سو ۲۰۰ سال کے عرصہ میں سکھوں میں کوئی ایسا زبردست فاضل پیدا نہیں ہوا۔ گورمکھی سیرت پر ان ہر دو بزرگوں کا ریویو درج ذیل ہے:-

"گورو جی کا قول ہے کہ سعید الفطرت لوگ ہی اپنے بزرگوں کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مذہبی رہنماؤں کے سوانح نصائح اعمال و اقوال بنی نوع انسان کے لئے بہترین رنگ میں رہنمائی کا موجب ہوتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بھی بزرگ گذرے ہیں۔ سب کی کوشش مخلوق خدا کی اصلاح رہی ہے۔ اور ان کے پند و نصائح سے فائدہ اٹھانا ہر ایک انسان کا فرض ہے ایڈیٹر صاحب اخبار نور کی گورمکھی میں لکھی ہوئی پوتر جیون نامی کتاب کو ہم نے بغور پڑھا ہے۔ اس میں حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تاریخی حالات اور وقتاً فوقتاً جو انھوں نے اُپدیش اور نصیحتیں کیں اور بے شمار ازالہ شکوک وغیرہ قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب سے لے کر نہایت بہترین رنگ میں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے گورمکھی دانوں اور پنجابی بھائیوں کو اسلام کے متعلق پورا پورا علم اور واقفیت ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا پر بھروسہ، قوت ارادی کی مضبوطی۔ اور مصائب میں بے نظیر صبر اور ان تھک تبلیغی سعی اور اعلیٰ تدبر وغیرہ صفات حسنہ غیر معمولی رنگ میں قابل تعریف ہیں۔ ہم علم دوست لوگوں اور متلاشیان حق کو اس گرنتھ کے پڑھنے کے لئے خاص طور پر سفارش کرتے ہیں"

دستخط (سردار بہادر) بھائی ارجن سنگھ جی رئیس باگڑیاں۔ دستخط سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ۔

سائز $\frac{۲۲\times۲۹}{۱۶}$ صفحات ۵۵۰ جلد سنہری۔ کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۰؍ کاغذ رسمی ۸؍ محصول ڈاک علاوہ۔ گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں کو دینے کے لئے بے نظیر روحانی تحفہ۔ ایک صاحب ثروت دوست کی فیاضی سے کچھ جلدیں سکھوں اور ہندوؤں میں محض محصول ڈاک کے وصول ہونے پر مفت دیجائینگی۔ محصول ڈاک ۵؍ اگر ٹکٹوں کی صورت میں بھیجا جائے تو فائدہ رہے گا۔ جنکی درخواستیں پہلے آئینگی انھیں ترجیح رہے گی۔ ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور قادیان۔ پنجاب

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا ایک فوری اجلاس زیر صدارت مولٰنا سید حبیب صاحب مدیر "سیاست" ۲۵ اپریل ۳۷ء کو لاہور لورینگس ہوٹل میں ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ تقریباً تمام ممبر موجود تھے۔ سب سے پہلے سیکرٹری نے سابقہ رئیداد پڑھ کر سنائی۔ جو منظور کی گئی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد یں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) ریاست جموں و کشمیر اور علاقہ پونچھ سے اس مجلس کو متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ اقوام کی جدید تقسیم میں مسلمانوں سے شدید بے انصافی ہوئی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن دربار کشمیر اور حکومت پونچھ کو ان شکایات کے ازالہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اپنے عہدہ داروں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق اعداد شمار جمع کر کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں۔ تا کہ اس امر کے متعلق کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائے

(۲) محصول کسٹم کے متعلق جو مسافران پنجاب سے پونچھ جانے اور مسافران پونچھ سے پنجاب آنے کے لئے پونچھ اور جموں کی حدود میں علیحدہ علیحدہ لیا جاتا ہے یہ قرار پایا کہ جب پونچھ ریاست کشمیر کا ایک حصہ ہے۔ تو درآمد برآمد کا محصول علیحدہ علیحدہ لینا نامناسب ہے۔ لہٰذا یہ ایسوسی ایشن دربار کشمیر سے استدعا کرتی ہے کہ محصول صرف ایک ہی جگہ لیا جائے۔

(۳) قرار پایا کہ ایسوسی ایشن ہذا کو معلوم ہوا ہے کہ پونچھ میں ترنی کا محصول صرف مسلمانوں سے ہی لیا جاتا ہے۔ یہ مجلس کسی عقیدہ کی بنا پر اس ٹیکس کے تعین کرنا ناپسندیدہ تصور کرتی ہے۔ اور حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس ٹیکس کو عقیدہ کی بجائے اقتصادی اصول پر نافذ کرے۔

(۴) تبدیلی مذہب پر ضبطی جائیداد وغیرہ کی جو پابندیاں ہیں ان کے متعلق یہ قرارداد پاس ہوئی کہ تبدیلی مذہب کے راستہ میں ریاست میں جو قانونی دقتیں موجود ہیں ان کے دفعیہ کے لئے مسلمانانِ ریاست جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن ہذا اس کی قدر کرتی ہے۔ نیز یہ ایسوسی ایشن ریاست کے اس قانون پر اظہارِ نفرت کرتے ہوئے مسلمانانِ ریاست کو اپنی تائید اور اعانت کا یقین دلاتی ہے۔

(۵) ایسوسی ایشن ہذا کے لئے ایک اچھے انگریزی دان کلرک کا رکھا جانا منظور کیا گیا۔

(۶) مولٰنا سید حبیب صاحب مدیر سیاست نے عہدۂ صدارت سے بوجہ عدیم الفرصتی اپنا استعفےٰ پیش کیا۔ لیکن حاضرین جلسہ کے اصرار سے آپ نے براہ نوازش اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔

(۷) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول دربار کشمیر اور حکومت پونچھ کے علاوہ مقامی اور ریاستی اخبارات میں بھیجی جائیں۔

صاحب صدر کے شکریہ کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ سیکرٹری آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم طب

نسخہ برائے حفظ ما تقدم طاعون!

کافور ایک گرین - کونین ۲ گرین - جدوار خالص ۳ گرین - یہ ایک گولی کا وزن ہے - ایسی بہت سی گولیاں تیار کر کے ایک گولی روزانہ ایام طاعون میں استعمال کی جائے - سفوف کی صورت میں بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۸ء)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ایک مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:- "طبی تحقیق سے خسرہ اور چیچک کا مادہ اور یہ طاعون کا مادہ ایک ہی ہے - آپ تین تین چار چار رتی جدوار رگڑ کر کھلاتے رہیں یہ اس مادہ اور طاعون کے مادہ کا تریاق ہے (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۸۹)

علاج طاعون

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حکیم دوست محمد صاحب کو لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون کے مریضوں کو جدوار، کافور کی گولیاں سرکہ میں بنا کر لسّی کے ساتھ یا کیمفر کو - اور سپرٹ کلوروفارم کے ساتھ کھلاتے ہیں - اور دارچکنا کو پانی میں حل کر کے اس میں کپڑا بھگو کر گلٹی پر رکھنا چاہیے (رسالہ حکیم حاذق ماہ مارچ ۱۹۲۸ء صفحہ ۵)

۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوائی "تریاق الٰہی" نام طاعون کے لیے تیار فرمائی جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا کہ یہ دوائی حسب الہام الٰہی تیار ہوئی ہے - اس دوائی کے استعمال کا طریق حسب ذیل بتایا - "اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں - اور بچوں کے لیے جن کی عمر دس برس سے کم ہے ایک یا ڈیڑھ رتی تک دی جا سکتی ہے اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھ کھانا چاہیے:- کیمفر کو ۱۵ قطرہ - وائنیم ایپیکاک ۹ قطرہ - سپرٹ کلوروفارم ۱۵ قطرہ - عرق کیوڑہ ۵ تولہ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں - اور یہ خوراک اول حالت میں ہے ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائنیم ایپیکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلوروفارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے - بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں - تا کہ پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے - مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیے - اور اگر تریاق الٰہی میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر لیں، سات رتی بڑوں کے لیے اور بقدر دو رتی چھوٹوں کے لیے گولیاں بنائیں اور اس دوا کے ساتھ صبح و شام کھائیں" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۳)

تریاق الٰہی کا نسخہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں تحریر نہیں فرمایا - اور نہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کسی کو اس نسخہ کے تمام اجزاء کا صحیح صحیح علم ہے - بلکہ سنا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس نسخہ کے اظہار کی اجازت ہی نہیں ملی تھی اس لیے اب حفظ ما تقدم طاعون کے لیے یہی صورت ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق طاعونی ایام میں عمدہ جدوار سرکہ میں پیس کر بڑی عمر کے آدمی سات سات رتی - اور بچے دو دو رتی صبح و شام کیمفر کو - اور وائنیم ایپیکاک وغیرہ کے مرکب کے ساتھ جس کا نسخہ اوپر درج کیا جا چکا ہے استعمال کرتے رہیں -

تریاق الٰہی کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "مرہم عیسیٰ" بھی تیار فرمائی تھی اور اس کی تعریف میں لکھا تھا کہ:- "یہ مرہم طاعون کے لیے بھی نہایت درجہ مفید ہے - بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لیے فائدہ مند ہے - مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کا لگانا شروع کر دیں - یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے - اور پھنسی پھوڑے کو تیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے" (تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۴۲)

اس لیے اس مرہم کا نسخہ بھی درج کیا جاتا ہے:-

نسخہ مرہم عیسیٰ

موم سفید	رائتینج	جاؤشیر	زنگار	فتنہ (بہروزہ)	مرصاف
چار درم	چار درم	۲ درم	۲ درم	۲ درم	۲ درم
مرتک	اشق	زراوند طویل	لوبان	مقل ازرق (گوگل)	
۲ درم	۷ درم	۳ درم	۳ درم	درم	

مرداسنگ ۴ درم - ترکیب:- جو ادویہ پیسنے کے لائق ہوں وہ پیس لیں اور گوگل کو سرکہ میں حل کر لیں - اور جو گلانے کے لائق ہوں - انہیں اگر موسم سرما ہو تو ڈیڑھ رطل زیتون کے تیل میں اور اگر موسم گرما ہو تو ایک رطل روغن زیتون میں گرم کر کے گلا لیں اور پھر سب دواؤں کو ملا دیں جب مرہم کا قوام ہو جائے تو اتار کر حفاظت سے رکھیں (قرابادین قادری صفحہ ۵۰۸)

طاعون کے متعلق ایک حیرت انگیز انکشاف

علاج طاعون کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور عظیم الشان انکشاف جو دنیا پر ظاہر فرمایا ہے - اور جس کی طرف اگر حکومت توجہ کرے - تو وہ اس مرض کا بخوبی استیصال کر سکتی ہے - وہ ہے - جس کا ذکر حضور نے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں بالفاظ ذیل فرمایا:-

"واضح رہے کہ اس مرض (طاعون) کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی - اس لیے اس کی تدابیر اور معالجات میں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی - مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض - اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے - اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی - کیونکہ یہ مرض جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں، جن میں کچھ پارہ کا جزو، یا گندھک کی آمیزش ہو - اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لیے بھی مفید ہو سکیں - اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے - تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے - یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے - اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں - اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہیں - خارش کی مرض پھیلا دیں - تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جاتے - اور طاعون سے امن میں رہے - مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادہ پر موقوف ہے - میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے - کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا -

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۲)

ایک دفعہ قادیان میں طاعون کے کچھ کیس ہوئے - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو جو ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر تھے - تحریر فرمایا:-

"مدرسہ کی صفائی کا بندوبست چاہیے - انگیٹھی سے نیا پایا جاتے - گندھک کی دھونی دی جائے - فینائل چھڑکی جائے خدا تعالیٰ فتنہ سے بچائے - (ذکر حبیب صفحہ ۲۴۸)

مرض اٹھرا کا علاج

مندرجہ ذیل نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجرب ہیں۔ جنہیں جب کبھی قبل تکمیل خلقت ساقط ہو جاتا ہے تو عورتوں کو سقوطِ حمل کی مرض ٹھہر جاتی ہے۔ اور رحم کی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ تو ان گولیوں کے استعمال سے بہت ہی نفع ہوتا ہے۔ اگر اوائل حمل میں ان گولیوں کو کھانا شروع کر دیا جائے تو صریح فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ اور بچہ ساقط ہونے سے محفوظ رہتا اور حمل اپنے طبعی وقت کو پہنچتا ہے۔

فرائی الیونیا سائٹراس ۱۲ ماشہ۔ جیداماجیل ۳ ماشہ۔ مشک خالص ۶ ماشہ۔ حب بقدر دو رتی صبح و شام چھ ماہ تک کھلائیں۔ نیز جن عورتوں کو سقوطِ حمل کی مرض ٹھہر جائے۔ ان سے بعد سقوطِ حمل چھ یا ۹ ماہ تک مقاربت سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد جب حمل ہو جائے تو ان گولیوں کے استعمال سے یہ مرض عورتوں کو انشاء اللہ کبھی نہ ہوگا۔ (رسالہ حکیم حاذق جنوری ۲۶ء ص ۲۵)

سفوف کافور برائے تپ دق

طباشیر ۱۲ ماشہ۔ نشاستہ ۱۲ ماشہ۔ صمغ عربی ماشہ۔ کتیرا ۱۲ ماشہ۔ گلسرخ ۱۲ ماشہ۔ رب السوس ۱۲ ماشہ۔ مغز خیارین ۱۲ ماشہ۔ مغز کدو ۱۲ ماشہ۔ تخم خرفہ ۱۲ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ زعفران ۱/۲ ماشہ۔ خوراک ایک ماشہ (حکیم حاذق بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

قرص کافور مجوزہ حضرت مسیح موعود برائے تپ دق

مغز خیارین ۱۰ تولہ۔ مغز خربوزہ ۱۰ تولہ۔ مغز کدو ۱۰ تولہ۔ مغز بہیدانہ ۱۰ تولہ۔ گلسرخ ۱۰ ماشہ۔ رب السوس ۱۰ ماشہ۔ طباشیر ۱۰ ماشہ۔ صمغ عربی ۷ ماشہ۔ کتیرا ۷ ماشہ۔ صندل سفید ۷ ماشہ۔ تخم کاہو ۳ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ زعفران ۱/۲ رتی۔ اس کے قرص بنائیں اور صبح و شام دیں (اصل بیاض نور الدین حصہ اول ص ۲۱۲)

ہیضہ

اناردانہ تولہ۔ کشنیز تولہ۔ پودینہ تولہ۔ سونٹھ تولہ۔ جائفل ۱/۲ دانہ۔ جائے تولہ۔ الائچی کلاں تولہ۔ جوش دے کر قہوہ تیار کریں اور مازو کا سفوف علیحدہ ۲ ماشہ پھانک کر قہوہ شیر گرم شیرینی یا نمک ملا کر پیتے رہیں (حکیم حاذق اپریل ۱۹۲۶ء ص ۴۵)

آئینہ کمالات اسلام میں جو نسخہ حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ حب الاصیل کے ساتھ زرنباد مشک اور زنجبیل کا قلیل حصہ ملا کر تیز آب گوگرد اور آب قاتلہ سفید۔ اور آب پودینہ اور آب بادیان کے ساتھ دینا ہیضہ و بائی کو باذن اللہ بہت ہی مفید ہے۔ وہ بھی نہایت نادر اور عجیب نسخہ ہے۔

ضعف دل

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ میرا دل دھڑکتا اور گھٹتا ہے پیشاب بار بار آتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل نسخہ تجویز فرمایا:۔

کونین ایک رتی۔ زہر یسی ۲ رتی۔ جائفل ایک رتی۔ زنجبیل ایک رتی۔ ہمراہ عرق کیوڑہ ۲۵ تولہ۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی دو خوراکیں صبح و شام استعمال کی جائیں۔ خواہ گولیوں کی صورت میں خواہ سفوف کی صورت میں (ذکر حبیب ص ۱۱۰)

بخار

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایک دفعہ بخار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل نسخہ لکھا:۔

گلو تازہ ۲ تولہ چرائتہ ۲ تولہ۔ پانچ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا سیر رہ جائے۔ تو کسی گلی برتن میں جو نیا ہو رکھ چھوڑیں۔ اور ہر روز پانچ تولہ۔ ہمراہ عرق بید ۱ ماشہ اور ست گلو ۲ ماشہ پی لیا کریں۔ (ذکر حبیب ص ۳۶۸)

حضرت مفتی صاحب اپنی تصنیف ذکر حبیب میں لکھتے ہیں

"۱۹۰۴ء میں جبکہ عاجز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا ہیڈ ماسٹر تھا اور مقدمہ کرم دین کے سبب سفر گورداسپور میں اکثر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ ان ایام میں گورداسپور میں مجھے ہلکا ہلکا بخار ہونے لگا۔ جو قریباً ہر وقت رہتا۔ اور مقدمہ کے بعد قادیان میں جب اس بخار کا سلسلہ زیادہ شروع ہو گیا تو میں مدرسہ کے کام کی طرف بہت کم توجہ کر سکتا تھا۔ اور اکثر مکان پر رہتا۔ اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کے زیر علاج تھا۔ مگر جب ان کے علاج سے فائدہ نہ ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی دوائیں دینی شروع کیں اور بالآخر جس دوائی سے فائدہ ہوا وہ ایک گولی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ہاتھ سے روزانہ بنا کر مجھے بھیجا کرتے اور باوجود میرے اصرار کے کہ مجھے نسخہ بتا دیا جائے۔ نسخہ نہ بتاتے تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ میں خود ہی بنا کر بھیج دیا کروں گا اور میں نسخہ لینے کے واسطے اصرار اس لئے کرتا تھا کہ روزانہ حضرت صاحب کو ایک گولی تیار کرنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور آپ کا قیمتی وقت میرے لئے خرچ نہ ہو بلکہ اہم دینی کاموں میں صرف ہو۔ لیکن حضور ازراہ عنایت روزانہ خود ہی گولی بنا کر بھیج دیتے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں بھنگ دھتورا۔ کونین کافور اور اس قسم کی دیگر ادویہ تھیں جو اب حب جدید کے نام سے مشہور گولیاں قادیان کے دوائی فروشوں کے پاس ملتی ہیں" (ذکر حبیب ص ۳۲۶)

احباب کی سہولت کے لئے "حب جدید" کا نسخہ بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

افیون۔ برگ بھنگ۔ جوز الماثل۔ کونین۔ کافور ایک ایک ماشہ۔ بعرق سم الفار ۲ ماشہ بوند حب بقدر نخود صبح و شام (اصل بیاض نور الدین رض حصہ اول ص ۱۳۱)

حبّ ہمزاد

روایت ہے کہ ایک مخلص دوست بیمار ہوئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا:۔

"کچلہ۔ کونین۔ فولاد۔ یہ علاج ہمزاد"

اس پر کچلہ۔ کونین اور فولاد مساوی الوزن کی گولیاں بنا کر انہیں کھلائیں۔ اور وہ اچھے ہو گئے۔ اس وقت سے یہ گولیاں "حب ہمزاد" کے نام سے مشہور ہیں۔ جو بقدر ماش بنائی جاتی ہیں۔ اور تقویت اعصاب کے لئے بہت مفید ہیں۔ (اصل بیاض نور الدین حصہ اول ص ۱۶۷)

حب زد جام عشق

"تذکرہ" صفحہ ۱۲۹۔ پر بحوالہ تریاق القلوب لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت کمزوری ہو گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہاماً بعض دوائیں بتائی گئیں۔ اور آپ نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں آپ کے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ آپ نے وہ دوا تیار کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "میں نے دیا الیقین سے معلوم کیا۔ کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ وہ مجھے دی گئی"

یہ دوائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رض کی روایات سے ثابت ہے۔ حبوب زد جام عشق تھیں۔ جو اشارہ غیبی کے ماتحت آپ نے استعمال فرمائیں اگرچہ یہ نسخہ کتب طبیہ میں پہلے سے موجود تھا۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ گولیاں استعمال کیں۔ اور الہام الٰہی کی بنا پر استعمال کیں۔ اس لئے ان گولیوں کا نسخہ بھی درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

زعفران۔ دارچینی۔ جوز بوا (جائفل)۔ افیون۔ مشک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقرقرحا - شنگرف - قرنفل مکہ ماشہ - مروارید ۲ ماشہ روغن شناک (سم الفار) ۲۰ ماشہ - لشبہ حب ۲۰ رتی ریکا ڈ لیور آئل بعد از غذا -

روغن شناک :۔ شناک سفید دو دھیا تولہ - زعفران تولہ - شیر یا سیر - (از بیاض قلمی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ)

نوٹ ۱ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک اور مقام پر حب زد جام عشق" کا نسخہ درج فرماتے ہوئے مروارید بجائے ۲ ماشہ کے ۲۰ ماشہ - شیر بجائے پا ثار کے ایک تالہ - اور حب ۲۰ رتی کی بجائے - حب بقدر ایک ہمرخ بنانی لکھی ہیں اسی طرح بعض لوگ شیر ایک سیر کی بجائے شیر گاؤمیش ڈیڑھ سیر ڈالتے ہیں -

نوٹ ۲ روغن سم الفار نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ سم الفار سفید ایک تولہ لے کر اُسے خوب کھرل کر لیا جائے - یہاں تک کہ غبار کی مانند ہو جائے - اسی طرح زعفران کشمیری اعلےٰ درجہ ایک تولہ لے کر اُسے الگ کھرل کیا جائے - پھر سم الفار کو ململ کی پوٹلی میں باندھ کر سیر یا ڈیڑھ سیر شیر گاؤمیش میں ڈال دیں اور زعفران یہ بھی بغیر کسی پوٹلی میں باندھے دودھ میں شامل کر کے تمام دن اسے نرم آگ پر پکائیں - رات کو جاگ لگا کر صبح بلو لیں اور صرف مسکہ لے لیں - باقی لسی وغیرہ سب برتنوں کے زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر دیں - کیونکہ یہ زہر ہے - پھر مکھن کو آگ پر گرم کریں اور اس کے دھوئیں سے اپنی آنکھوں کو بچائیں اور جو گھی نکلے - وہ محفوظ رکھیں - یہی روغن سم الفار ہے - جو "حبوب زد جام عشق" میں پڑتا ہے -

نوٹ ۳ بعض لوگ اس نسخہ میں شنگرف مدبر کر کے ڈالتے ہیں - جس کی ترکیب یہ ہے کہ شنگرف مثلاً ایک تولہ کو آب لیموں کاغذی کو دس تولہ میں کھرل کریں - جب آب لیموں خشک ہونے کے قریب ہو - تو گرم پانی سے اس کی تغسیل کریں - یہاں تک کہ ترشی لیموں اور سیاہی سب دور ہو جائے - اس کے بعد تہ نشین شنگرف خشک کر کے اس نسخہ میں مقدار کے موافق ڈالیں -

نوٹ ۴ اس نسخہ میں جو جائفل پڑتا ہے - اس کے متعلق بھی بعض لوگ یہ ترکیب کرتے ہیں کہ یونہی جائفل نہیں ملاتے - بلکہ کچھ جائفل کسی موٹی جڑ والے آک کی جڑ میں سوراخ کر کے رکھ دیتے ہیں - اور وہی برادہ جو جڑ سے نکلا اسی کے اوپر دیکر گل حکمت کر دیتے - اور اوپر تھوڑا سا گوبر بھی لگا دیتے ہیں

پھر روزانہ پانی کا ایک لوٹا اس جڑ میں ڈالتے رہتے ہیں - اور اکیس روز تک ایسا ہی کرتے ہیں - اکیس روز کے بعد جائفل نکال لیتے اور وہ نسخہ اس میں شامل کرتے ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی ایک دفعہ ایک دوست کو حب یہ نسخہ لکھ کر دیا - تو جائفل کے متعلق یہی ہدایت دی - اسطرح گولیاں بہت سریع التاثیر ہو جاتی ہیں -

کھانسی اور بخار

حضرت میرزا شریف احمد صاحب کو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کھانسی ہوئی - ساتھ ہی بخار رہنے لگا - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ علاج کرتے - مگر کوئی فائدہ نہ ہوا - آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل نسخہ ارقام فرمایا :-

بنفشہ ۳ ماشہ - پرسیاؤشاں ۳ ماشہ - عناب ۵ دانہ - منقہ جات ن سپستاں ۱۱ دانہ - اصل السوس ۲ ماشہ - بہیدانہ ۲ ماشہ - پانی میں بھگو کر اور مل چھان کر شربت بنفشہ تین تولہ ڈال کر پلاؤ - دن میں دو دفعہ - دو دن یہ نسخہ بطور نقوع پلایا گیا - اور دو دن کے بعد مطبوخ کر کے پلایا گیا - خدا کے فضل سے تمام عوارض جاتے رہے

(روایت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل)

تذکرہ صفحہ ۴۳۵ میں لکھا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا "رات کو میں نے سونٹھ اور جائفل منہ میں رکھا تھا - اس سے کھانسی کو بہت ہی آرام ہے"

سُرمہ مقوی بصر

تازہ سرس کی لکڑی گز بھر لمبی اور تین انچ چوڑی لے کر اس کے وسط میں کریدکر سرمہ کی ڈلی رکھ دیں اور اس سرس کی لکڑی کا بُرادہ سرمہ کے اوپر ڈال کر اسے ڈھانک دیا جائے - اور لکڑی کے دونوں سروں پر بہت سے اوپلے رکھ کر آگ لگا دی جائے جب وقت لکڑی ایک فٹ کے قریب جلنے سے رہ جائے - تو ٹھنڈا ہونے پر اس سرمہ کو بغیر اور کوئی چیز ملائے پیس کر رکھ لیا جائے - اور روزانہ آنکھوں میں لگایا جائے - یہ سرمہ تقویت بصارت کے لئے نہایت مفید ہے -

روایت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل

درد سر

انواع درد سر کے لئے ایارج فیقرا بہت مفید ہوتا ہے اور اس عاجز نے اپنے سر درد کے لئے جو دوری طور پر تخمیناً تیس سال

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا نتیجہ

اس سال اس ہائی سکول کی طرف سے ۷۳ طلباء امتحان میٹرکولیشن میں شامل ہوئے - جن میں سے ۶۹ پاس ہوئے گویا نتیجہ قریباً ۹۱ فیصدی رہا - پانچ لڑکے فسٹ ڈویژن ۲۱ سیکنڈ ڈویژن - اور ایک لڑکا پنجاب بھر میں چوتھے نمبر پر آیا - اس اچھے نتیجہ کے لئے میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور اُن کے سٹاف کو مبارکباد دیتا ہوں - موجودہ ہیڈ ماسٹر میں ایک خوبی ہے کہ وہ نتیجہ اچھا دکھلانے کے لئے کسی لڑکے کو روکتے نہیں - باوجود اس کے پھر بھی سکول کا نتیجہ ہمیشہ ہی قابل تعریف رہا ہے -

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کا نتیجہ

اس سکول کی طرف سے پانچ طالبات اس سال میٹرکولیشن کے امتحان میں شامل ہوئیں - جن میں سے چار کامیاب ہوئیں نتیجہ ۸۰ فیصدی رہا - جس کے لئے میں اس سکول کے ہیڈ مسٹرس اور اُن کے سٹاف کو مبارکباد دیتا ہوں - علاوہ ازیں تین طالبات نے پرائیوٹ طور پر امتحان دیا - جن میں سے دو پاس ہوئیں -

سے شامل حال ہو استعمال کیا ہے اور مفید پایا ہے (مکتوبات بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول صلا)

نسخہ ایارج فیقرا مصطگی - زعفران - سنبل - حب بلساں عود بلساں - اسارون - سلیخہ - دارچینی ساڑھے چار چار ماشہ - صبر سقوطری ۳ تولہ - ہمہ را کوفتہ بیختہ در شیشہ کنند و نگاہ دارند (شرح رباعیات طب یوسفی صلا)

ایارج فیقرا کا دوسرا نسخہ باختلاف اوزان

سنبل الطیب -	دارچینی -	عود بلساں -	سلیخہ -
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ
حب بلساں -	مصطگی -	اسارون -	زعفران
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

صبر سقوطری تولہ - ہمہ را کوفتہ سفوف سازند (شرح رباعیات طب یوسفی صہ۳۶)

نوٹ :- از حضرت مسیح موعودؑ - ایارج فیقرا کی گولیاں رات کے پچھلے وقت یعنی سحر رات باقی رہے استعمال کرنی چاہئیں - ایک درم سے دو درم تک - (مکتوبات بنام چودھری رستم علی صاحب الفضل ۹۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ و ہندو صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار اریل سنگھ صاحب ایم اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ جناب نے ترجمے کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں۔ میں نے پہلے انگریزی میں ترجمہ پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمے سے نصیب ہوا ہے۔ وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا۔ تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائیں گی۔ خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے۔ میں آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے ایسا تحفہ دیا جو دینی اور دنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے"۔

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس رسالہ کے لائق ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے۔ سوا سات سو صفحات ہیں۔ کپڑے کی سنہری جلد ہے۔ ہمیں دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ چھپا ہے۔ مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے کہ جنھوں نے گورمکھی دانوں کے لئے بھی فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنیکا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں"۔

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقفیت ہونے کی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپنے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا ہے۔ میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں بلاشبہ آپنے گورمکھی زبان میں فرقان کریم کا ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت احسان کیا ہے۔ اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجالائے ہیں"۔

جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار

پولیٹیکل آفس سبی (بلوچستان) لکھتے ہیں کہ "گو مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے کلیتہً پڑھ سکوں۔ تاہم جزوی صورت میں مختلف مقامات سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم وحدانیت سے بھری پڑی ہے۔ گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے۔ قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی بامحاورہ الفاظ ملتے ہیں۔ جو دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں۔ مثلاً لفظ انشاء اللہ کو لیجئے اس کے معنی ہیں کہ "اگر اللہ کو منظور ہو تو" یہ کلمہ کیسا بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے۔ جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر چڑھ گیا ہے۔ بعض حضرات اپنی تنگدلی کے باعث اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو۔ ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جائے۔ تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو کوئی جواب نہیں آتا۔ میرا سب کی خدمت میں یہ مشورہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم خاطر خواہ اگر دیکھنی ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی ہے؟

اس بارہ میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں، چھوٹا منہ بڑی بات والا معاملہ ہے۔ یہ امر محض مطالعہ سے ہی حل ہو سکتا ہے "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" اگر نتھ سامنے پڑا ہے پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں، کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنیوالا شیخ محمد یوسف ہو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی۔ بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے۔ جو سونے پر سہاگہ ہے۔ خدا کرے ایسی عالم و فاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں۔ تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔

گورمکھی دان دیہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہاں تک ضرورت تھی

اس کی ضرورت نہایت سخت تھی۔ جو لوگ پہلے اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں اور اس کی زد سے بچ جائیں۔ یہ ترجمہ پڑھکر اب وہ آخیر تک اذان سن سکیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا۔ اس کے باہر ایک مسجد تھی۔ جب اذان کا وقت ہوا تو وہاں سے اذان کی آواز آتی تھی۔ کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں اسوقت گو بچہ تھا مگر اسقدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا کہ اذان میں شاید مُلاں گالیاں نکالتا ہوگا جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی ناسمجھی پر مجھے رونا آیا۔ ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ اب شیخ صاحب کی مہربانی۔ کوشش دلی اور عرق ریزی سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ اب کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہر شخص جس میں تھوڑا سا علم ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے، یہ سب جہالت کے رنگ ہیں۔ میں بارگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو مامون و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے"۔

میری دیرینہ تمنا بر آئی

جناب گیانی بھگت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی سری گورو سنگھ سبھا سمہ سٹہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور ست سری اکال۔ عرصہ سے اشتیاق تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے۔ لیکن بوجہ عربی نہ جاننے کے ہم محروم تھے۔ اتفاق حسنہ سے ہمکو ایک قادیانی بھائی کے توسط فرقان حمید کا گورمکھی ترجمہ چند یوم کے لئے ملا جس سے میری دیرینہ خواہش بر آئی۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی قرآن مجید ایک روحانی اور لائق ستائش کتاب ہے۔ ہم آپکے ممنون ہیں اور آپکے ہاتھ کا شکریہ پڑھ کر بیحد خوش ہوئے ہیں اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو ست سری اکال کہدیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی اے

سابق ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول تونگوالہ ضلع گورداسپور لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے، جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی۔ کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دلوں میں عمیق اثر ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ آج تک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آتے ہیں مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہوں گے۔ جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش قابلِ تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہو بہو دنیاداروں تک پہنچایا ہے۔ جو عربی نہیں جانتے تھے۔ مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کے لئے تڑپ رہی تھیں آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کے لئے کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی، قصہ کوتاہ! مترجم نے علاوہ ازیں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل تھی قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بارآور فرمائے۔"

سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی سب پوسٹماسٹر

خان پور (ریاست بہاولپور) لکھتے ہیں کہ "میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ میں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو انہوں نے جگت اودھار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور مخلوق خدا کے لئے نور خدا کا چشمہ کھول دیا۔ چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان، سکھ مسلم اتحاد مسلمانوں کے احسان سکھوں پر، روانہ کیں۔ اور میں نے بغور پڑھیں۔ میں نے تقریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے یہ (OPEN FACT) بیّن حقیقت ہے۔ قرآن شریف کے اپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملایا ہے۔ میں سردار صاحب کو ان کی کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں جو اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو خلق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پرا اپکار (سب سے بڑا کار خیر) بجا لائے ہیں۔ واہگورو جی آپ کو اس سے زیادہ طاقت بخشیں، آمین۔"

جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از ڈھٹہ چھینہ ڈاکخانہ خاص براستہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ "میں آپ کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا۔ اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے۔ میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے۔ میں نے بہت سی پستکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا۔"

جناب سردار سادھو سنگھ صاحب ایس ڈی ای رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے دل میں قرآن شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا مگر بدیشی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ اب حال ہی میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے۔ جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے۔ جس نے میری خواہش کو اسطرح پورا کیا ہے۔ جس طرح ایک خشک درخت بر وقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں بکمال عقلمندی سے کام لیا ہے۔ زبان نہایت شستہ ہے ایسے کارنمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے۔ یقیناً آپ کا یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے۔ اور مذہب اسلام کے لئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔"

سردار کرور اسنگھ صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹماسٹر

سنگرور ریاست جنید لکھتے ہیں کہ "شری میاں جی! میں نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال غور سے پڑھا ہے۔ اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورمکھی ترجمہ کر کے گورمکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے جس کا حق قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔"

مہنت وسا ورام صاحب کبیر پنتھی

راجہ جنگ ضلع لاہور سے لکھتے ہیں کہ "میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے آپ نے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ کو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہے جو نہایت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) اور کرپالو (رحیم) ہے، دوسرا کیا دے گا؟ یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمّی ساون کو منگوا کر دیا ہے۔ خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔"

جناب سردار نتھا سنگھ صاحب پنشنر لدھیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ "قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ اس کے مطالعہ سے انسان کے دل پر روحانی اثر پڑتا ہے اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے۔"

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پبلسٹی!

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۳۳ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ:۔ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے ساتھ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے۔ مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا۔ ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی یہ کوشش قابل داد ہے۔"

نوٹ:۔ ایک اشد ترین مخالف کے منہ سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف دو روپے ہے

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز ۲۶×۲۰/۸ صفحات ۷۲۸ کاغذ عمدہ۔ چھپائی نہایت نفیس۔ جلد سنہری۔ گھر کی لاگت پانچ روپے۔ تبلیغی نقطۂ خیال سے برائے نام ہدیہ دو روپے محصولڈاک نیز ۲ آنے۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئیں ہیں۔ دوست جلدی درخواستیں بھیجیں۔ ورنہ یہ سنہری موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

اکسیر البدن رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کریں۔ کیونکہ دل میں نئی اُمنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزوروں کو زور آور، اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد، اور مرد کو جواں مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج۔ پسلی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانت داری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

دُنیا میں تو موتی سُرمہ کی ہی دُھوم مچ رہی ہے!

آج دُنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑوال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سُرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کرایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپکے موتی سرمہ کے گرویدہ ہو گئے ہیں اب وہ غربا میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیں خط ہذا بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اسمیں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ کستوری۔ عنبر۔ یوہیمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔! ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں قوی ادویہ کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی ہے جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔!

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اُترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم سے جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایڈیٹر آریہ ویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی ہیں اس کی جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی۔ اور ایسی مثالیں بے شمار ہیں جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیں"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے۔ محصولڈاک علاوہ

تین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو محمد سالم صاحب ہیڈ کلرک انچھاوڑ نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی اکسیر بواسیر کی دوائی منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے لہٰذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر ادویہ بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیجئے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم۔ پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضلِ ایزدی تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال۔ اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انھیں فولاد کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل۔ اور مقوی دماغ۔ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرتِ کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دے گا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ دردِ شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ قے۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر کا چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔

دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔

قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھیے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بڑی بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے یہ ہماری گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ

بیس ۲۰ سالہ افیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خان صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سانجھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں۔ یہ صاحب بیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ یکصد گولیاں بذریعہ ان خط ہذا بھیج دیجئے"

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے کہ اسکی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے۔ نہ چلتے نہ پھرتے۔ حتیٰ کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ اگر دمہ کے بیمار کو زندہ درگور کہا جائے تو یہ صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔

قیمت صرف تین روپے۔ محصولڈاک علاوہ

جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خان

ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "سالانہ جلسہ پر جو آپ سے ادویہ اکسیر دمہ اکسیر العین اور اکسیر اکرلایا استعمال کیں۔ حیران رہ جاتا ہوں۔ اور خیال پر خیال آتا ہے کہ یہ نسخے آپنے کہاں سے حاصل کئے۔ اگر میں پورا بیان کر دوں تو انشاء اللہ فلک بھی سر بسجود ہو جائے۔ بلاشبہ آپ کی ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع پوری طاقت سے روشن ہو جاتی ہے۔ ان کی خوبیاں صرف استعمال سے ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ الفاظ میں کیسے بیان ہوں۔ آپ کی محنت اور کوشش پر بےساختہ جزاک اللہ احسن الجزا کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ان بے نظیر فوائد کے سامنے قیمت کی کوئی حقیقت نہیں۔ سالانہ جلسے پر جو لکالیت اور عوارض عرض کئے تھے۔ الحمد للہ وہ سب جاتے رہے۔ اب میں پوری صحت سے ہشاش بشاش ہوں"

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد طبیعت سرد۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی۔ تو بھی تھوڑی تھی مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ

بیس ۲۰ سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خان صاحب گھمال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی۔ اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ ۲۰ سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالےٰ اس ایجاد کے لئے آپکو جزائے خیر دے"

مچھر روک

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بے چینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگ جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بو سے مچھر اسطرح بھاگتا ہے جس طرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجیے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجیے۔ دو اونس کی شیشی جو کافی مدت کے لئے کافی ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/) محصولڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی کوڑیوں کے مول

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۵؍۱ کے صرف ۲؍۸

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) تناسخ (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردوں کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے۔ شری گرنتھ صاحب اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی بزور تردید کی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل و جان سے مؤید تھے۔ مثلاً کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ (۹) حضرت بابا نانک رح کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر آخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھوں کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہایا۔ اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے بیس۲۰ چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس میں سکھوں کی مسلمہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا۔ سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل میں سینہ سپر ہوئے۔ یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا ضرورت ہے کہ ایسا رسالہ نہایت وسیع پیمانہ پر شائع ہو۔ تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے جو گزشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا۔ اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا کہ اسکا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے۔ سکھوں میں تبلیغ کے لئے بہترین حربہ ہے۔ قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا۔ اب دوستوں کے اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں ازروئے گرنتھ صاحب اور دیگر تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا اگر مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی۔ سکھ دوستوں کو دینے کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ہندو دھرم کی حقیقت یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر

آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگت کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور باونے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار (۱۵) صداقت اسلام پر پنڈت دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ۔ گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آج تک ان میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی۔ یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ کے ملکانہ لوگوں میں ارتداد کی وبا کا جھگڑا چلا تھا۔ اسوقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کے لئے بہترین تریاق ثابت ہوئی تھی۔ اس کی تاثیر اور اس کی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلم آؤٹ لک۔ زمیندار۔ سیاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آجتک جس قدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا۔ اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا اب ۱۰۸ ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی سب اعلیٰ ہے۔ قیمت غیر مجلد چھ آنے جو تقریباً اصل لاگت ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت وسیع پیمانہ پر ہو۔ اسلئے اس کی قیمت اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گائے اور سکھ دھرم ار گورو کی بانی (دگورمکھی میں) ار

ان آٹھ کتب کا سٹ جسکی قیمت پانچ روپے ایک آنہ ہوتی ہے۔ اکٹھا خریدنے والوں سے صرف دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸) محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور، نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب